بعنایات ایزد المنان | خالق و مالک زمین و زمان

تواریخ در مدح تہنیت جشن ختنہ فرزند جناب آنریبل امیر الدولہ سعید

نال طرب

راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ والی محمود آباد دام اقبالہ

گشت مطبوع در ہزار و نہصد | این نہال طرب بشوکت و شان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح سرکار دولت مدار - سردار عالی وقار - والا جاہ - عالم پناہ - حشمت مآب - عظمت ایاب - فلک قباب - ہلال رکاب - ذو العز الرفیع والفخر المنیع درۃ التاج فرمانروائی - واسطۃ العقدِ کشور کشائی - سلالۂ دودمان نجابت و جلالت - نقاوۂ خاندانِ سیادت و ایالت گوہر صدفِ نبالت و کرامت - اخترِ برجِ شرافت و شہامت - ابر مدارِ ثروت و دولت بحرِ ذخارِ شوکت و صولت - مظہر احسان و کرم - مصدرِ فیضان و نعم - قدوۃ الامرای روزگار - زبدۃ الشرفای اعصار - مجمع البرکات منبع الحسنات - حاتم ہمت جمشید درجت - لطیف النسب - حنیف الحسب - فیض گستر - شریف پرور عالیجناب - مستغنی القاب - اکلیل ریاست رانی بہادر سرمایۂ عز و افتخار راجہ محمد امیر حسن خان بہادر دام بالاقبال و قام بالاجلال بہ القابہ و خطابہ

مطلع اول

طرب کا بسکہ شبستانِ دہر مین ہے ظہور
ہر ایک سمت نظر آ رہا ہے عالمِ نور

چراغِ عیش کے حق نے وہ کر دیا روشن
کہ جنکے نور سے معدوم ہے شبِ دیجور

ضیا و نور کا جلوہ ہے شرق سے تا غرب
عدم کے پردے مین ظلمت ہوئی ہے اب مستور

وفورِ نور سے بینا ہوئے ہین نابینا
کسیکی آنکھ بجز شپرہ نہین بے نور

زبسکہ شوق ہوا نور کے تماشے کا
تو بلبلا کے نکل آئی دیدۂ موشکِ کور

فزون ہے شب مین ز حد قدرِ نشاط و طرب
سوا ہے روز مین تو روز سے بھی عیش و سرور

خوشی سے بسکہ سبھون کے دماغ ہین مملو
بنے ہین کاسۂ سر شکلِ ساغرِ معمور

ہر ایک قصر کی تعریف مین ہے قاصر طبع
قصورِ خلد جو سمجھون تو فہم کا ہے قصور

ہر ایک قصر مین دیبائے کسی کا ہے فرش
کہ چشمِ مردمِ بینا مین ہے نظارے سے نور

بپا ہے محفلِ رقص و سرود ہر جانب
شرابِ عیش سے سب اہلِ بزم ہین مخمور

کہین مغنیِ غلمان لقا ہین محوِ غنا
کہین ہین رقص مین اہلِ نشاط صورتِ حور

ہر ایک جوان قمر وش ہے محوِ بزمِ طرب
ہر ایک جگہ پہ ہے پیالا اور دورِ دم کا وفور

دکانیں شہر کی آراستہ ہیں ہر جانب — کوئی ہے نقد سے اور کوئی جنس سے معمور

چنے ہوئے ہیں وہ طاقوں پہ لعبتانِ نفیس — کہ جنکو دیکھ کے تصویر ہو پری حور

ہزار رنگ کی ہر اک میں کی ہے صنّاعی — خجل ہوں مہر و قمر بھی جو آئیں اونکے حضور

ہر اک پہ اہلِ تماشہ کے دل پھڑکتے ہیں — طلسم کے ہیں حقیقت میں سب وہ جوشِ ظہور

یہ اونکو دیکھکے کہتے ہیں صاحبانِ خرد — کہ نورِ حق کا ہے تصویرِ نقرئی میں ظہور

بیان کیا کروں وضعوں کا اونکے ہو جو وصف — چراغِ دیدۂ آتش میں جس سے پہونچے نور

جو اصل پوچھو تو ہے صانعِ ازل کی نقل — نہیں ہے جان سوا اسمیں تو ہے بشر مجبور

یہ شمعِ حسن و جمال اونکی جلوہ فرما ہے — عیاں ہے نورِ علیٰ نور قرب سے تا دور

یہ حال دیکھکے سب نے کیا خرد سے سوال — یہ کون روز ہے جسمیں کہ ہے طرب کا ظہور

دیا جواب کہ ہے روزِ جشنِ جشنہ آج — سرورِ عیش سے کیونکر جہاں نہو معمور

نہ شہر ہی میں فقط یہ شعاعِ عیش ہے آج — جو دیکھا دشت کو وہاں بھی ہے تجلیِ نور

ہر ایک بادیہ ہے رشکِ وادیِ ایمن — ہر ایک کوہ ہے اب کانِ نور صورتِ طور

اسی سبب سے وہ مصروفِ فیض بخشی ہے — کہ اوسکو کہتے ہیں فیاضِ عصر اہلِ شعور

وہ کون امیر حسن خان راجۂ ذی جاہ
سخی و باذل و فیاض و صاحبِ مقدور

غلام اوسکا ہی کہتے ہین سب جسے اقبال
کنیز اوسکی ہی دولت جو ہی جہان مشہور

مقابل اوسکے بھلا ہو عطای حاتم کیا
سخی کے سامنے کیجے دنی کا کیا مذکور

کریم ابنِ کریم و رئیس ابنِ رئیس
سخاوت اوسکی ہی اجداد سے یہان مشہور

وہ بے سوال ہی دیتا ہی اپنے سائل کو
عجب طرح کا کچھ اوسکے کرم کا ہی دستور

مثالِ جد و پدر ہی وہ صرفِ ناموری
سلامت اوسکو جہان مین رکھے خدای غفور

یہ اوسکے نذر کو یہ چند شعر لایا ہون
امیدوار ہون مقبول ہوین و ہون منظور

قدیم آپکے مداح کا نبیرہ ہون
ولے ہون شومیِ تقدیر سی مین کوسون دور

سوا اوسکو کیا کہون آگاہ ہی خدای علیم
کہ انقلابِ زمانہ سے سخت ہون مجبور

مطلع ثانی

خیال یہ نہو ہرگز کہ ہی غلط مشہور
سگِ حضور نہین ہی یہ از برای دور

کبھی ہاتھ سی چھوڑونگا دامنِ دولت
مجھے قدیم سی ہی اب تلک یہی منظور

جو غور کیجے تو حاصل ہی مجکو استحقاق
ہی پرورش بھی مری واجب ضرور ضرور

یہ دل مین ہے کہ بس اب لکھکے مطلع ثالث
دکھاؤن طبع منور کا مین ایک کو نور

مطلع ثالث

جسے حصول ہوا یکدم بھی قرب حضور
تو اوسکے پاس سے افلاس بھاگا کوسون دور

نگاہ لطف و عنایت کی تو نے جسپر کی
ہوا وہ لحظے مین مفلس سے صاحب مقدور

وہ حلم و خلق تجھے کبریا نے بخشا ہے
کہ اتنی دولت و ثروت پہ کچھ نہین ہے غرور

حقیقتاً تو ہے ہم پایۂ سکندر و جم
وہی کرم کا سب آئین ہے وہی ہے دستور

بس اب خدا سے دعا ہے کہ یا مجیب دعا
برای احمد مرسل شفیع یوم نشور

حصول راجہ بہادر کو ہو سر افرازی
فزون ہو حشمت و اقبال و دولت و مقدور

جو کوئی صورت تابع ہے اسکا دولتخواہ
حصول ہووے اوسی عیش و نشاط و لطف و سرور

عدو ہو جو کوئی اوسکا جہان مین وہ رہے
مدام مفلس و محتاج و مضطر و مقہور

قصیدہ بحر دیگر

عجب ہی عیش کا ہنگام ہے عجب ہے حال
کہ ہے سرور و خوشی سے زمانہ مالامال

سب آدمی و حوش و طیور و جن و ملک — نشاط و عشرت و عیش و طرب خوشی مین نہال

جہان مین باغ مین ہر جز نہین کچھ ذکر — ہوا خزانکی طرح ہو گیا کلال و ملال

خوشی و عیش کا عالم مین بند و بست ہوا — سوا و سنج و رنج و تعب کو دیا جہان سے نکال

ہر ایک کوچہ و بر زمین رقص کی ہی دھوم — خوشی سے گاتے ہین شیرین لبان ہر خوش خصال

کہین تو تہہ کہین ہے بدا اور کہین ٹھمری — کہ جسکو سنتی ہی لگجا ہی اوسط فلکو خیال

جو میکشونکی طرف دیکھو نہین کچھ بیان — تو ساقیان سمن بر کرتے ہین سوال

کہ بھر کے آج تو دے جام بادہ عشرت — حرام بادہ غم ہی شراب عیش حلال

سرور و عیش ہی یہ صوفیان عالم مین — ہی انشاط سے ہر ایک کو ہی وجد کا حال

گیا جو وہ تو وہان دیکھا اک عجب سمان — ہر ایک گاتا ہی دہقان بجتی ہی کرتال

غرضکہ فرط نشاط و طرب سی عالم مین — ہوئی ہین پیر جوان اور جوان ہوا اطفال

کسیطرح فلکو ہی عالم مین مجمع عشاق — ہین جلوہ گر کہین معشوق ہی تی غنچہ و دلال

اوٹھا ہی عالم عشرت مین ہجر کا پردہ — تو اسطرح سی ہی مین گر ہی ہی کمال وصال

ہون آج وصل سی سیراب ہم کہ ہی مشہور — نہ صبر صد دل عاشق نہ آب غربال

غرض کہ جاگتا سوتا ہر ایک شاد ان ہی | سوای عیش و طرب اب نہ خواب ہی نہ خیال
نظر چمن مین جو کیجے تو ہی عجیب بہار | کہ جسکو دیکھتے ہو جا مست چشم خیال
سناتی سرو کو قمری ہی حالِ دل اپنا | گلو نکا بلبلِ رعنا کو ہی نصیب وصال
بھرا ہی بادۂ شبنم سی جام نرگس نے | گلون کے منہ سی لگاتی ہی وہ بنا دِکمال
صبا چمن مین گلِ اشرفی لٹاتی ہی | زر و درم سی غرض ہی زمانہ مالا مال
ہین مست راحِ طرب اس روش نہالِ چمن | کہ دوسی ہین ایک کی گردن مین ایک نے باہین ڈال
خوشی سی سرو لٹاتا ہی گوہرِ شبنم | قرار بر کفِ آزادگان نگیرد مال
وہ سبزہ دیکھیو تو ہی فرش سبز مخمل کا | ہین اوس پہ ناچتی طاوس ہا زرین بال
صبا نے کھولے جو ہین عطر دان غنچون کے | تو ہی شمیم سی گل کی زمانہ مالا مال
صفائی آئینہ آبجو کی گر دیکھے | تو ہو طوطیِ دل صفا پیکرِ تمثال
یہ حال دیکھکے دل غنچہ سان شگفتہ ہوا | تو باغبان سی کہا مینی ای ستودہ خصال
یہ کیا سبب ہے جو ہی آج فرطِ عیش و طرب | وہ بولا ہنسکے تری گوش زد نہین ہی حال
ہی جشنِ ختنۂ فرزندِ راجہ دیجاہ | جسے کہ کہتے ہین بر سخاو بحرِ نوال

جناب امیر حسن خان بہادرِ ذیشان
خدا کرے کہ فزون ہووے اوسکا جاہ و جلال

ہین اوسکے وصف و مدح جن و انس و ملک کی
سجا ہے اوسکو سلیمان کی دیجیے جو مثال

جہان کے باغ مین اوسکی سحابِ بخشش سے
ہر ایک نخل ہے تا برگ بار سب ہین نہال

گدا ہر ایک غنی ہو گیا زمانے مین
دیا ہے ایسا کچھ اوس نے بحرِ فیض زر و مال

اونھین سے یہ کیا ہے زمانہ ہوا ہے مستغنی
جہان مین دیکھیے جسکو وہ ہے مرفہ حال

یہ مژدہ سنتے ہی تصنیف کر کے چند اشعار
تری جناب مین حاضر ہوا ہون فی الحال

نہ سیم و زر ہے میسر نہ گوہر و لعل
فقط سخن ہے سو مانند ریزہ ہائے سفال

امیدوار ہون یہ نذر ہو قبول تری
کہ مجھ قلیل بضاعت کا ہے یہی بیت المال

زیادہ عرض کرے کس طرح یہ مداح
کہ بحر کوزے مین آ جائے یہ امر محال

دعا یہ تائبِ کم فہم کی ہے تجھ سے کریم
کہ پنجتنِ پاک سے ہے اسلیے سوال

بسانِ زندگیِ خضر و بخت ذوالقرنین
مدام اسکا درخشان ہو نیرِ اقبال

عدو ہو سبزۂ بیگانہ کی طرح مردود
ہو خیر خواہ کا اوسکے عروجِ جاہ و جلال

قطعہ تاریخ جشن ختنہ صاحبزادہ والا تبار - گردون وقار - بلند مکان - عالیشان - عطارد رقم - قمر خدم - خلیل نوال - یوسف جمال - بلند مراتب - رفیع مناصب - فارس مضمار شجاعت - راکب میدان جلادت - فریدون شوکت - سکندر صولت - گوہر درج شرافت و شہامت - اختر برج نبالت و صرامت - لا یزال سحاب افضالہ متقاطرا

نہ کیون چھائے بہار عیش ہر سو آکے صورت سے
نہ کیون بحر طرب ہر جا بہا ان جزر و مد کا ہو

نہ کیون کے نذر گردون اشرفی مہر راجہ کو
نہ کیونکر شام آدینہ سو قربان سحر کا ہو

نہ کیون نادان عاقل ہو سکے کرم سے اوس دم مین
جو سلطان خرد فرمانروا ملک زیرک ہو

نہ کیون سائل غنی اک دم مین ہو سکے فیض سے اوس کے
غلام اقبال ہو جس گھر کا اور دولت کنیزک ہو

ہوا مین جب کہ جویا جشن کی لکھو تمنا مین
تو بولا ہاتف غیبی کہ لکھ قطعہ جو زیرک ہو

کہا بیساختہ دل نے کہ تو بھی رہ یہ جا لکھ
عجب کیا ہے گذر تیرا جو اون بزم طرب تک ہو

لکھا رو طرب سے سال ختنہ راجہ صاحب کو
الٰہی جشن ختنہ کا مبارک ہو مبارک ہو

۱۲۹۱ع

دیگر

سنکے جشن کا سامان ہی ہر اک نغمہ سرا
بلبلیں باغ مین اور قمری فلک پر زہرا

کبک صحراؤں مین طاؤس گلستانوں مین
قمریاں سرو پہ گنجشک مکانوں مین ہرا

لحن اودی ہی ہو نغمہ سرا لیکن ہست
شور کرتا ہی مبارک کا ہر اک اہل غنا

گل بھی گوش کیے بہر سماعت ہین ہر ایک
غنچے مونہہ کھولے ہوے باغ مین ہین جا بجا

وہن بانوں کی یہ کہتی ہی چمن مین سوسن
مرتبہ راجہ بہادر کا ہو شاہوں سے سوا

شاد ہر شخص ہی ہوتا ہی جہانگیر ہر ایک
شمع پروانوں کی حالت ہی بلا شک اچھا

راجہ صفا کا جو فرزند بنا ہی نوشہ
لایا ہی نذر کو خورشید گہر کا سہرا

اسپ تازی پہ چڑھا جبکہ وہ سج کے گیا
حیدری شان جبین سے نمایان ہوا

راجہ صفا کی سخاوت کی یہ ادنی ہی صفت
جان نثار کر دی ہین لعل و گہر اوس پہ فدا

اوسکی فیاضی و شوکت کی جو لکھون تعریف
تو یہ تاریخ بھی ہو جاے قصیدہ ادرا

بحر زخار وہ دیکھا ہی قطرہ ناچیز
ذرہ خورشید کا کس طرح سے ہو مدح سرا

فکر تھی مادۂ سال کی تا حد کمال
یک بیک ملہم غیبی نے یہ دی مجکو صدا

یون دل شاد سے لکھ مصرع سال خستہ
لکے گلگیر نے گل شمع منور سے لیا

۱۳ ہجری

گذرانیده نمک خوار تراب الاقدام ترقی خواه قدیم

الایام خیر سگال کھنولال نایب خلف ناصب

ولد منشی حسین بخش واجب مداح دیرین انجہانی

ابن منشی سکھن لال طالب - داروغہ نقرد

سلطان غازی الدین حیدر بہادر و اخبار

ریاست محمود آباد وغیرہ در عہد شہنشاہ ج

واجد علیشاہ بادشاہ خلد آرام ساکن لکھنو محلہ یحیی گنج

تمت

در مطبع بہار اودھ باہتمام لالہ تاج بہادر در شہر

لکھنو محلہ وکٹوریا گنج بماہ جون ۱۹۱۶ء رو بطبع یافت

عبدالحمید تحریر نمود